قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 07 نومبر 2020ء | 20 ربیع الاول 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:264

ارشادِ باری تعالیٰ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

(الفتح 30)

ترجمہ: محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک موقع پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کا مقام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کرسکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعوی میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی‘‘۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 278۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ ’’صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 277۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا وہ مقام ہے جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جب ہم صحابہ کی سیرت کے بارے میں پڑھتے ہیں اور ان کے عملی نمونوں کے بارے میں علم حاصل کرتے ہیں تب ہی ان کا اہم مقام ابھر کر سامنے آتا ہے اور یہ جو مقام ہے یہ ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ ان کی سیرت، ان کا اُسوہ، ان کے کام، ان کی اطاعت، ان کی عبادت کے معیار ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ 16 مارچ 2018ء)

اس شمارہ میں

- نمونہ ہے ہمارے سامنے بدری صحابہؓ کا (منظوم)
- تم فانی ہو
- حضرت مولانا عبد الرحیم نیّر صاحبؓ کی تبلیغی مساعی
- جماعت احمدیہ لٹویا کا پہلا اجتماعی وقار عمل

فرمانِ رسول ﷺ

ایک بار آنحضرت ﷺ نے حضرت حارثؓ سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟۔ بولے یا رسول اللہ خدا پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ بولے دنیا سے میرا دل بھر گیا ہے اس لئے رات کو جاگتا ہوں، دن کو بھوکا پیاسا رہتا ہوں گویا مجھ کو خدا کا عرش علانیہ نظر آتا ہے اور اہل جنت کو باہم ملتے جلتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ مجھے چیختے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم نے حقیقت کو پالیا اب اس پر قائم رہو۔

(اسد الغابہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

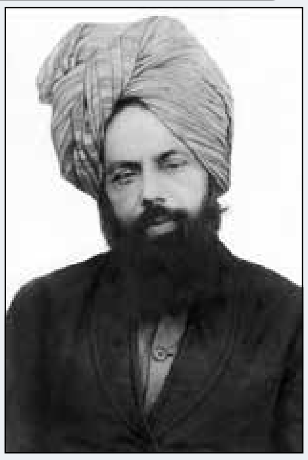

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے، اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے۔ اہل بیت زیادہ مواخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں، وہ قابل مواخذہ نہیں، لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں، تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات وسکنات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔۔۔۔۔ جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا، تو یہ امر دوسرا ہے، لیکن جب میرے پاس آئے، میرا دعوی قبول کیا اور مجھے مسیح مانا، تو گویا من وجہ آپ نے صحابہ کرام کے ہمدوش ہونے کا دعوی کردیا۔ تو کیا صحابہ نے کبھی صدق ووفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا۔ ان میں کوئی کسل تھا۔ کیا وہ دل آزار تھے؟ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے، بلکہ ان میں پرلے درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے، کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کرسکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ، تو گھبراؤ نہیں۔ {اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ} (الفاتحہ 6) کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے ان کے لیے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول وفعل کو بناؤ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔

برکریماں کا رہا دشوار نیست

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی بیشک انسان نے (خدا کا) ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا، تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی، لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 28)

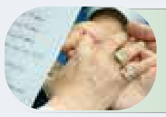

دربارِ خلافت

مومن مردوں اور مومن عورتوں کی خصوصیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ(التوبۃ:71)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

اس آیت میں، جیسا کہ ترجمہ سے سب نے سن لیا، مومن مردوں اور مومن عورتوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خوبصورت نشانیاں یا صفات جس گروہ یا جماعت میں پیدا ہو جائیں وہ حقیقی ایمان لانے والوں اور ایمان لانے والیوں کی جماعت ہے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کی جماعت کی سات خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ پہلی خصوصیت یہ کہ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ ایسے محبت کرنے والے ہوتے ہیں جو ہر وقت ایک دوسرے کی مدد پر کمربستہ ہوں۔ دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں، نیکیوں کا پرچار کرنے والے ہیں۔ جہاں وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے خیر چاہتے ہیں، دوسروں کے لئے بھی خیر چاہنے والے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نیکیاں قائم کرکے اور پیار اور محبت قائم کرکے ایک ایسی جماعت بنا دیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر سچے دل سے عمل کرنے والی ہو۔

تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ بری باتوں سے روکتے ہیں۔ ہر ایسی بات جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نفی ہوتی ہے اس سے روکتے ہیں۔ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے والے ہیں۔ ظالم کو ظلم سے روکنے والے ہیں اور مظلوم کی دادرسی اور مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس کے لئے اگر قربانی بھی کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتے تاکہ امن، سلامتی، محبت پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔

اور چوتھی بات یہ بیان فرمائی کہ نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز جو کہ دین کا ستون ہے جس کے بارے میں حکم ہے کہ اس کا خاص خیال رکھو ورنہ مومن ہونے کا دعویٰ بے معنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ پر نماز کی تاکید فرمائی ہے۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 184 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے‘‘۔ ’’جتنے بھی ورد ہیں ان کا مجموعہ یہی نماز ہے‘‘ ’’اور اس سے ہر قسم کے غم وہم دُور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 310-311 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز کو سنوار کر پڑھنا، وقت پر پڑھنا، جماعت کے ساتھ پڑھنا، یہ ایک مومن کی خصوصیات ہیں اور ہونی چاہئیں۔ پھر پانچویں بات یہ بتائی کہ مومن زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ اس کی تفصیل میں آگے جاکر بیان کروں گا۔

اور چھٹی بات یہ بیان کی کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر خوشدلی سے عمل کرتے ہیں۔ اور ساتویں بات یہ کہ ایسے مومن جو ان خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ایمان والوں سے ہمیشہ رحمت اور شفقت کا سلوک فرماتا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھو کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی یہ خصوصیات اس خدا نے بیان کی ہیں جو بہت حکمت والا اور کامل غلبہ والا ہے۔ پس اس حکیم اور عزیز خدا سے تعلق جوڑ کر اور اس کے حکموں پر عمل کرکے ہمارے اندر بھی حکمت اور دانائی پیدا ہوگی تبھی ہمارے اندر اس حکمت کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے سے پیدا ہوئی یا ہوگی، جماعتی مضبوطی، انصاف اور عدل قائم ہوگا۔ اس حکمت کی وجہ سے من حیث الجماعت ہمارے اندر سے جہالت کا خاتمہ ہوگا اور ہم عقل اور حکمت سے چلتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو مضبوط کرتے چلے جائیں گے، آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانے والے بنیں گے، وہاں اس پُرحکمت پیغام کو، اُس پیغام کو جو خدائے واحد و یگانہ کا فہم و ادراک حاصل کروانے والا پیغام ہے، اس پیغام کو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور امام الزمان کو دنیا میں ہر بشر تک پہنچانے کے لئے بھیجا ہے اس مسیح و مہدی کی غلامی میں دنیا میں اس پیغام کو ہم پھیلانے والے بنیں گے اور پھر نتیجتاً اس غلبہ کو دیکھنے والے بنیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ اپنے اندر یہ خصوصیات پیدا کرکے ہم اُن انعامات کے وارث بنیں گے جن کا خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔

(خطبہ جمعہ 9 نومبر 2007ء)

نمونہ ہے ہمارے سامنے بدری صحابہؓ کا

خدا کی حمد کے اُس کی ثنا کے گیت گائیں گے
عدو رُسوا رہے گا اور ہم اعزاز پائیں گے
یقیناً آ تے ہیں غالب خدا اور انبیاء آخر
ہم اس دنیا کو پھر اسلام کا چہرہ دکھائیں گے
نمونہ ہے ہمارے سامنے بدری صحابہؓ کا
مجاہد ہیں خوشی سے جان کی بازی لگائیں گے
رسول اللہؐ کا پیغام دیں گے ساری دنیا میں
نئے انداز سے ارض و سما کو پھر سجائیں گے
خلافت کی قیادت میں ہمیشہ کامرانی ہے
لوائے احمدیت آسمانوں پر اُڑائیں گے
پیامِ زندگی دیں گے سبھی نابینا لوگوں کو
جو بہرے ہیں اُنہیں آیاتِ قرآنی سنائیں گے
وہ خود سامان کرتا ہے ہماری رستگاری کا
سرِ تسلیم اُس کے آستانے پر جھکائیں گے
تعصب اور جہالت میں پھنسی بے راہ دنیا کو
خدائے قادر و قیوم کا چہرہ دکھائیں گے
جو حق پہچان لیتے ہیں وہ باطل سے نہیں ڈرتے
مسیحا سے کیا ہے عہد بیعت جو نبھائیں گے

(امۃ الباری ناصر)

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ بہت زیادہ ظلم کیا۔ اور تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخشے۔ پس تو مجھے ایسی مغفرت عطا کر جو تیری جناب سے ہو۔ اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ پیارے رسولِ کریم ﷺ کی بخشش اور رحم کی جامع دعا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر رسولِ کریم ﷺ نے ان کو یہ دعا نماز میں پڑھنے کے لئے سکھلائی۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

اداریہ

تم فانی ہو

لکھا ہے کہ ایک طاقتور بادشاہ جولیس سیزر نے اپنے پیچھے دو غلام مقرر کر رکھے تھے جو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کے کانوں میں یہ کہتے تھے کہ You are mortal کہ تم فانی ہو۔

انسان کو بقا نہیں وہ فانی ہے اس نے اپنے حصے کی زندگی گزار کر آخر اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔ ویسے ہر انسان کا ضمیر بھی گاہے بگاہے انسان کو اس امر کی یاد دہانی کرواتا رہتا ہے۔ تا وہ رعونت اور تکبر میں نہ بڑھے اور صراط مستقیم پر قائم رہے۔ کیونکہ انسان کے ذہن میں ہر وقت رہے کہ میں نے وفات پا جانا ہے تو وہ راہ راست پر رہنے کی کوشش کرے گا۔ اپنی سمت متعین رکھے گا۔ اس کے لئے وہ تیاری بھی کرتا رہے گا۔ ہم نے دیکھا کہ بہت بڑے بڑے متکبر، شاطر اور ڈکٹیٹر بھی اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ ان کو کوئی طاقت، ان کی حکومت، ان کا پیسہ ان کو وفات سے نہ بچا سکا۔

ہم اس نظام کو محاسبہ کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ ایک انسان کو اپنے کئے کا حساب بالآخر خدا تعالیٰ کو دینا ہے۔ جس کے اعمال اچھے ہوں گے اور نیکی کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جس کے اعمال ہلکے یعنی بُرے ہوں گے اور بدیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اسے کچھ وقت کے لئے جہنم میں جانا ہوگا۔ جیسے ہسپتال میں مریض علاج کے لئے آتا ہے اور صحت حاصل کرنے کے بعد فارغ ہو جاتا ہے۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی کو فرار نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ (آل عمران: 186) کہ ہر جان کو موت سے ہمکنار ہونا ہے۔ موت کو اُخروی زندگی کا دروازہ قرار دیا گیا جس سے ہر ذی روح کو گزرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے دوسرے کئی مقامات پر موت کا ذکر فرمایا ہے جیسے سورۃ العنکبوت آیت 6 میں فرمایا: مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ کہ جو بھی اللہ کی لقا چاہتا ہے تو (اس کے لئے) اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ (الاحزاب:24)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"صوفی بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ جب تک موت نہ آوے زندگی حاصل نہیں ہوتی۔ قرآن شریف نے صحابہؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ (الاحزاب:24) یعنی بعض صحابہؓ میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی جان دے چکے ہیں اور بعض ابھی منتظر ہیں جب تک اس مقام پر انسان نہیں پہنچتا۔ بامراد نہیں ہوسکتا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 639)

آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو موت کو یاد رکھنے کی بار بار تلقین فرمائی۔ ہر مصیبت پر بالخصوص کسی مومن بھائی یا بہن کی وفات پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کے معنی ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی عظیم ذات کی طرف ہم تمام کو لوٹنا ہے۔ (ترمذی، کتاب الجنائز) قبرستان میں داخل ہونے کی جو دُعا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے سکھلائی اس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اِنَّا اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمۡ لَلَاحِقُوۡنَ (مسلم، کتاب الجنائز) کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی آپ کے ساتھ آملنے والے ہیں۔

آنحضور ﷺ نے صحابہ کو ان الفاظ میں موت کو یاد رکھنے کی نصیحت بھی فرمائی۔ بھائیو! اس دن کے لئے تیاری کرو۔

(ابن ماجہ)

مردے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنے اور جنازہ پڑھنے اور اس کے ساتھ جانے میں بھی یہی حکمت مضمر ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور یہ سمجھے کہ مجھے بھی اس سفر پر روانہ ہونا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ پڑھا کرو اس سے طبیعت میں غم طاری ہوتا ہے۔ (حاکم) اور انسان کو قبرستان جا کر جہاں عبرت حاصل ہوتی ہے وہاں تصوراتی رنگ میں موت کے بعد کی زندگی پر غور وفکر کی عادت پڑتی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے آنحضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! دل کے زنگ کو کیسے ختم کیا جائے اور اسے چمک دی جائے۔ فرمایا: کَثۡرَۃُ ذِکۡرِ الۡمَوۡتِ وَتِلَاوَۃُ الۡقُرۡآنِ (البیہقی) کہ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: فَزُوۡرُوا الۡقُبُوۡرَ فَاِنَّہَا تُذَکِّرُ الۡمَوۡتَ (مسلم) کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

ایک دفعہ آنحضور ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ ہنس رہے ہیں، آپ نے فرمایا: "آگاہ رہو! اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو یاد رکھتے تو تم اپنی ان حرکتوں سے باز رہتے، سو لذتوں کو ختم کر دینے والی موت کا ذکر کثرت سے کرو، اس لیے کہ قبر روزانہ بولتی ہے اور کہتی ہے: میں غربت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، اور میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، پھر جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے مرحبا (خوش آمدید) کہتی ہے اور مبارک باد دیتی ہے اور کہتی ہے: بیشک تو میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ محبوب تھا جو میرے پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جب کہ میں تیرے کام کی نگراں ہوگئی اور تو میری طرف آ گیا تو اب دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا حسن سلوک کروں گی، پھر اس کی نظر پہنچنے تک قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا، اور جب فاجر یا کافر دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے نہ ہی مرحبا کہتی ہے اور نہ ہی مبارک باد دیتی ہے بلکہ کہتی ہے: بیشک تو میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ قابل نفرت تھا جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جب کہ میں تیرے کام کی نگراں ہوں اور تو میری طرف آ گیا سو آج تو اپنے ساتھ میری بدسلوکیاں دیکھ لے گا، پھر وہ اس کو دباتی ہے، اور ہر طرف سے اس پر زور ڈالتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف مل جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور ایک دوسرے کو آپس میں داخل کر کے فرمایا: "اللہ اس پر ستر اژدہے مقرر کر دے گا، اگر ان میں سے کوئی ایک بار بھی زمین پر پھونک مار دے تو اس پر رہتی دنیا تک کبھی گھاس نہ اگے، پھر وہ اژدہے اسے حساب وکتاب لیے جانے تک دانتوں سے کاٹیں گے اور نوچیں گے"، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے"۔

(الترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمیشہ موت کو یاد رکھو چند روزہ زندگی ہے اس پر نازاں نہ ہونا چاہئے جو راستی پر ہو اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا ہو تو خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 435)

"سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 552)

پس یہ دنیا فانی ہے ایک رب العالمین ہے جس کو بقا ہے۔ اگر ہر انسان کے ذہن میں ہر وقت یہ رہے کہ آخر میں نے اس دنیا کو چھوڑنا ہے تو وہ لازماً اپنے اعمال کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے کوشاں رہے گا۔ ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اک نہ اک دن پیش ہوگا تُو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

(الفضل 13 جنوری 1928ء)

مرسلہ: (باسل احمد بشارت، مربی سلسلہ۔ ربوہ)

حضرت مولانا عبد الرحیم نیّر صاحبؓ کی تبلیغی مساعی

نام و نسب

حضرت مولوی عبد الرحیم نیر صاحبؓ دسمبر 1883ء میں ریاست کپور تھلہ میں پھگواڑہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام (حافظ) محمد سلیمان تھا۔ جو اصل میں ضلع کرنال کے رہنے والے تھے۔ اور آپ کے نانا ضلع ہوشیار پور سے تعلق رکھتے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد 11 روایات نیر)

آپ کے والد صاحب طبیب اور اس زمانہ کے دیسی علم جراحت سے شغف رکھتے تھے اور گاؤں میں مرہم پٹی اور پھنسی پھوڑا کا علاج کیا کرتے تھے۔ (بیان شیخ عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیّر صاحبؓ)

آپ کے والد صاحب نے دو شادیاں کیں۔ دوسری بیوی کے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ان میں سے بڑے بیٹے حضرت مولوی عبد الرحیم نیر صاحب ہیں۔ آپؓ کے دوسرے بھائی صغر سنی میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔

(بیان محترمہ اہلیہ صاحبہ ثانیہ (محمودہ نیّر صاحبہ) از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

خاندانی حالات

حضرت مولوی نیر صاحب نے ہوش سنبھالنے پر اپنے گاؤں میں ہی تعلیم کا باقاعدہ آغاز کیا اور ابھی آپ تیسری جماعت میں ہی پڑھتے تھے کہ آپ کے والد محترم کا سایۂ شفقت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد گھر کی مالی حالت بہت خراب ہوگئی جس پر آپ کی والدہ محترمہ نے گھر پر ہی مرہم پٹی کا کام شروع کیا۔ اسی دوران محترم نیّر صاحب کا تعارف سید حسام الدین صاحب کے ذریعہ حاجی حبیب ارحمان صاحب رئیس حاجی پورہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوا۔

چنانچہ آپ اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ حاجی صاحب کے پاس پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس، پاؤں میں پرانی جوتی، سر پر رومی ٹوپی اور ایک زرد رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے حاجی پورہ تشریف لے گئے، حاجی صاحب نے اظہار ہمدردی فرمایا اور آپ کو سکول میں داخل کروایا۔ آپ دل لگا کر پڑھتے رہے ابھی مروجہ تعلیم کی آٹھ سیڑھیاں ہی چڑھ پائے تھے کہ آپ کی والدہ صاحبہ بھی آپ کو داغ مفارقت دے گئیں۔ اور آپ تن تنہا حالات زمانہ کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔

(بیان شیخ عبد الرحمان صاحب ابن حاجی حبیب الرحمان صاحبؓ از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

قبول احمدیت

حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاجی حبیب الرحمان صاحب کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ آپ ابھی پانچویں میں ہی تھے کہ محترم حاجی صاحب نے نماز اور دیگر اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کو احمدیت کی باتیں بھی سکھانی شروع کر دیں اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کے لیے آپ کو دیں اس طرح سے آپ احمدیت کی طرف مائل ہوئے اور حاجی صاحب کے ہمراہ قادیان جانے لگے۔ اور بالآخر 1901ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے

واٰخرین منھم لما یلحقوبھم کے مصداق ہو گئے۔

تعلیم

حضرت نیر صاحب نے ابتدائی تعلیم پھگواڑہ اور بھونگہ میں حاصل کی۔ تیسری اور آٹھویں جماعت تک حاجی پورہ میں تعلیم حاصل کی۔ قادیان میں تشریف آوری کے بعد آپ نے جے وی کا کورس کیا۔ اور 1902ء میں میٹرک پاس کیا۔

(الحکم 14 اگست 1938ء)

آپ کی تعلیم میں شروع سے ہی مذہبی اور دینی تعلیم شامل رہی۔ چنانچہ آپ کا اپنا بیان ہے:

''میری ابتدائی تعلیم میں معمولی مذہبی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض فارسی کتب کا بڑا دخل ہے ان میں سے تاریخ میں ''حدیقۃ الادب''، فقہ میں ''ما لا بدّ منہ'' اور تصوف میں ''کیمیائے سعادت'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔''

(رجسٹر روایات صحابہ جلد 11 روایات نیر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تدریس

جب حضرت نیر صاحب مستقل طور پر قادیان تشریف لے آئے تو آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف علمی خدمات آپ کے سپرد کیں۔ جن میں سر فہرست تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تدریس ہے جہاں آپ نے کئی سال تک نہایت اخلاص محنت سے یہ خدمت سر انجام دی۔

زیارت دیار حبیب ﷺ

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے حج ایک اہم رکن اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ عبادت ہے۔ کامیاب ترین اصلاح باطن و تزکیۂ نفس ہے اور محبوب حقیقی کی رضا پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت نیّر صاحب کو دیار حبیب کی زیارت کا بہت شوق تھا۔ لہٰذا آپ نے اس کے لیے کئی دفعہ کوشش کی اور آخر کار خدا تعالیٰ کے فضل سے حج کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

پہلی دفعہ حج کرنے کے لیے (جبکہ پہلی عالمگیر جنگ زوروں پر تھی) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بار بار عرض کرنے کے بعد اجازت حاصل کی اور قادیان سے 16 مئی 1917ء کو حج کے لیے روانہ ہوئے۔

سفرحج پر روانگی سے قبل 14 مئی کو طلباء مدرسہ احمدیہ نے اپنے محترم استاد (نیّر صاحب) اور مولوی محمد سعید صاحب کو ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المؤمنین نے بھی شرکت فرمائی۔ (فاروق 17 مئی 1917ء)

وفات

آپؓ مئی 1948ء میں وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

حضرت مولوی عبد الرحیم نیر صاحبؓ کی تبلیغی مساعی

حضرت مولانا عبد الرحیم نیّر صاحب نے اپنی حیات میں بہت اہم خدمات سرانجام دیں۔ کیا ہندوستان اور کیا بیرون ملک، ہر جگہ دین حق کا پیغام پہنچانے میں کوشاں رہے۔ آپ نے بمبئی اور دیگر کئی اہم مقامات پر احمدیت مشن کا قیام کیا۔ اور جماعت احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں لگے رہے۔ ہندوستان میں تبلیغی فرائض بڑی تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔

شوق تبلیغ

آپ کو بچپن سے ہی تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کو جب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تدریس کا فریضہ سپرد کیا گیا تو آپ اس محدود تدریسی ماحول پر وسیع تبلیغی ماحول کو ترجیح دیتے تھے۔ اس ضمن میں آپ کے شاگرد مولانا حضرت ابو العطاء جالندھری صاحب بیان فرماتے ہیں کہ

''مجھے یاد ہے کہ وہ مدرسہ کی محدود تعلیمی زندگی کی بجائے تبلیغی زندگی کو ترجیح دیتے تھے اور ہمیشہ اس کے لیے اشتیاق کا اظہار کیا کرتے تھے۔'' (الفضل 23 نومبر 1948ء)

بیرون ہندوستان تبلیغی زندگی کا آغاز

حضرت نیّر صاحب کی بیرون ہندوستان تبلیغی زندگی کا آغاز اس وقت ہوا جب آپ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر مع حضرت چوہدری فتح محمد سیال ایم اے (سابق مبلغ اول انگلستان) 15 جولائی 1919ء کو اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے قادیان سے انگلستان کے لیے روانہ ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے صحابہ کی طرح آپ نے بھی اسلام کی راہ میں قسما قسم کی تکالیف برداشت کیں اور نور محمدیؐ سے دنیا کو منور کرنے کے لیے اپنی عمر کا بیشتر حصہ اپنے ملک، اہل و عیال رشتہ داروں اور دوستوں سے دور غریب الوطنی کی حالت میں گزارا۔

آپ کو سب سے پہلے لندن تشریف لے جانے کی سعادت نصیب ہوئی جہاں آپ دو سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رؤیا کے پورا ہونے کا پر کیف اور روح پرور روحانی نظارہ کرتے رہے جس کا بیان حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:

”اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منوّر کئے جائیں گے اور اُن کو اسلام سے حصّہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہوجائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدائے تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔ اور یاد رہے کہ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ طلوع الشمس من مغربھا کے کوئی اور معنے بھی ہوں مَیں نے صرف اُس کشف کے ذریعہ سے جو خدائے تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے مذکورہ بالا معنے کو بیان کیا ہے۔ اگر کوئی مولوی مُلّا ان الٰہی مکاشفات کو الحاد کی طرف منسوب کرے تو وہ جانے اور اس کا کام۔ وما قلت من عند نفسی بل اتبعت ما کشف علیّ واللّٰہ بصیر بحالی وسیع لمقالی فاتقوااللّٰہ ایھا العلماء۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377)

پس مولانا نیّر صاحب یورپ کی مادہ پرست زندگیوں میں نور قرآن اور اسلام کی روشنی کو ودیعت کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے پھیلانے کے لیے اور سفید پرندوں کے شکار کے لیے یورپ تشریف لے گئے۔ لندن میں کافی عرصہ سفید پرندوں کا شکار کرتے رہے۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے تحت فروری 1921ء کو مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ اور تقریباً دو سال کوہ و دشت اور ساحل وصحرا میں رات دن تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ انتھک کوششوں اور دشت وصحرا کی صعوبتیں اٹھانے کے بعد پھر انگلستان کے سبزہ زاروں میں وردمسعود ہوا اور سفید پرندوں کو پکڑ پکڑ کر اسلام کی پاکیزہ فضا میں لانے لگے۔

قادیان سے بمبئی تک

اپنے شوق تبلیغ اسلام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضرت نیّر صاحب 15 جولائی 1919ء کو قادیان دارالامان سے عزیزوں، رشتہ داروں، پیارے دوستوں، اپنی بیمار بیوی، ایک دن کے معصوم بچہ اور سب سے بڑھ کر اپنے محبوب امام سے جدا ہو کر انکی دعائیں لیتے ہوئے رخصت ہوئے۔ آپکی خوش قسمتی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بنفس نفیس بٹالہ جانے والی سڑک تک اپنے خدام مبلغین انگلستان (چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور مولانا نیّر صاحب) کو الوداع کہنے تشریف لائے اور ان سے حلف اطاعت لے کر رخصت کیا۔

ان خدام کی مشایعت کی خاطر مکرم شیخ فضل حق صاحب بٹالہ سے امرتسر تک ساتھ رہے۔ پھر امرتسر اسٹیشن پر مکرم قاضی عطاء اللہ صاحب، بابو فقیر علی صاحب نے جماعت کی قائمقامی کرتے ہوئے خدام محمود کی تواضع کی۔ (ماخوذ از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

گاڑی میں تبلیغ

ہر دو مجاہدین جماعت احمدیہ امرتسر کی ترقی کی دعا کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ گاڑی میں سوار ہوتے ہی تبلیغ کا کام شروع ہو گیا اور وہ اس طرح کہ گاڑی میں تین نوجوان (دو ہندو اور ایک مسلمان) لندن جانے والے تھے۔ ان سے سلسلہ گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ چنانچہ تینوں احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کرنے لگے اور یہ دونوں مبلغین جواب دینے لگے۔ اور انہیں لٹریچر سے بھی متعارف کروایا۔ ان کے علاوہ ایک فوجی افسر بھی اسی گاڑی میں تھا۔ ان کے ساتھ بھی سلسلہ عالیہ سے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

17 جولائی کو گاڑی بمبئی پہنچی۔ اسٹیشن پر مبلغ احمدیت متعینہ بمبئی مکرم مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری مع احباب جماعت استقبال کے لیے موجود تھے۔ ایک دن وہاں قیام کرنے کے بعد 19 جولائی کو جہاز پر سوار ہوئے۔

(ماخوذ از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

بحری جہاز میں

بحری سفر آپ کی طبیعت کے موافق نہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”میری حالت بَتّو کی سی ہے جب میں پانی میں ہوتا ہوں تو طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور جب باہر آتا ہوں تو طبیعت بحال ہو جاتی ہے۔“

جہاز کے لنگر اٹھانے کے ایک گھنٹہ بعد سمندر میں طوفان شروع ہوا اور نیّر صاحب کو چکر اور قے کی تکلیف ہوگئی۔ جبکہ آپ کے رفیق چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی طبیعت ماشاء اللہ اچھی رہی۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے آپکی ہر طرح سے دیکھ بھال کی۔

اسی سفر کے دوران آپ فریضہ تبلیغ باحسن ادا فرماتے رہے۔ کئی ایک احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ذیل میں اس سفر کے چیدہ چیدہ واقعات درج کیے جاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جب بھی موقع ملا اور صحت نے اجازت دی آپ تبلیغ حق میں پائے گئے۔ اس سفر میں آپ کی طبیعت سخت خراب ہوگئی اور آپ میں کسی کے پاس جا کر تبلیغ کرنے کی ہمت نہ رہی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو تبلیغ اسلام کا ایک بہتر موقع مہیا کر دیا آپ اس واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”میں تو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہندو کے دل میں ڈالا کہ وہ میرے پاس آ کر میری بات سنے۔“ (الفضل 30 ستمبر 1919ء)

جہاز کی بالائی منزل پر منظوم کلام

26 جولائی 1919ء کو خدا تعالیٰ کی توفیق سے آپ نے لکھنؤ اور دہلی کے بعض لوگوں کو پیغام حق تفصیل سے پہنچایا اور جہاز کی سب سے بالائی منزل پر کھڑے ہو کر دو سکھ شرفاء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا جس میں حضرت بابا نانک علیہ الرحمہ کے اسلام کا ذکر ہے۔ (مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

ایک پروفیسر اور بیرسٹر سے گفتگو

بمبئی کے ایک پروفیسر صاحب سے اسلام کی خوبیوں اور اسلامی پردہ پر گفتگو ہوئی۔ نیز عرشہ جہاز پر بمبئی کے ایک معزز بیرسٹر جو جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے مشن سے خوب واقف تھے، گفتگو ہوئی۔ 27 جولائی کو جہاز سید الاولین و الآخرین کے مولد سے گزرا۔ (مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

ایک عیسائی سے بحث

28 جولائی کو بہت سے نوجوانوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ایک گریجویٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت محبت کا اظہار کیا اور حضرت صاحب کا مجدد ہونا تسلیم کیا۔ لیکن بحیثیت معلم تسلیم کرنے سے انکاری تھے۔ آپ انکی تسلی کروانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ جب آپ نے یہ شعر پڑھا:

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو!
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

تو ایک عیسائی چونک پڑا اور تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے تک حضرت محمد رسول اللہؐ اور حضرت مسیح ناصریؑ کے باہمی مقابلہ کو توجہ سے سنتا رہا (اس دوران بعض انگریز بھی توجہ سے سوال و جواب سنتے رہے) آخر اس نے اطمینان قلب کا اظہار کیا۔

(ماخوذ از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

آزاد خیال مسیحی کا موقف

30 جولائی 1919ء کو ایک آزاد خیال مسیحی سے گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا کہ ”مسیح ہمیشہ اور ہر زمانہ میں آتا رہتا ہے۔ میں اس امر کا قائل نہیں کہ بس ایک دفعہ یروشلم میں آ کر بس ہوگئی ہے۔“ یہ صاحب مدراس کی طرف سے کانگریس کے نمائندہ تھے۔ اس سے سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا۔ آپ نے اسے لٹریچر پڑھنے کو دیا۔ اس طرح سے عرشہ جہاز پر بہت سے لوگ ”تحفۃ الملوک“ کا انگریزی ترجمہ مطالعہ کرتے نظر آنے لگے۔ (مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

پورٹ سعید میں لٹریچر کی تقسیم

جہاز پورٹ سعید پر پہنچا تو آپ کچھ لٹریچر لے کر شہر میں گئے۔ آپ نے برطانوی قونصل سے ویزہ حاصل کرنے کے بعد شہر میں کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک شریف الطبع ہندو آپ سے ملا۔ اس نے آپ سے لٹریچر لے کر تمام مقامی ہوٹلوں میں پہنچانے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس نوجوان نے یہ فریضہ بڑی عمدگی سے ادا کیا۔ پورٹ سعید میں ہر سو احمدیت کا چرچا ہونے لگا۔

(ماخوذ از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

امام مسجد کو تبلیغ

شہر کے مرکز میں ”مسجد عباسی“ نامی ایک شاندار مسجد ہے آپ (دونوں بزرگان سلسلہ) نے اس میں نماز پڑھی۔ امام صاحب کو تبلیغ

کی اور ان سے ’’فاضلان جیدان‘‘ کا خطاب لیکر واپس تشریف لائے۔

پہلی دفعہ اسلامی مبلغ دیکھنا

آپ کو ایک مسیحی مبلغ سے بھی چند باتیں کرنے کا اتفاق ہوا اور وہ یہ سن کر کہ آپ ’’مبلغ اسلام‘‘ ہیں متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ ’’یہ پہلا موقع ہے کہ میں نے اسلامی مبلغ دیکھے ہیں اور معلوم کیا ہے کہ مسلمان بھی مسیحیوں کو تبلیغ کر سکتے ہیں۔‘‘ (الفضل 14اکتوبر 1919ء)

لندن میں ورود

4اگست 1919ء کو دوران سفر لٹریچر کی تقسیم ایک دوست کے سپرد کر کے ’’مارسلیز‘‘یورپ کی سرزمین میں دعا کرتے ہوئے اترے۔ٹکٹ خریدنے اور فرانسیسی قونصل سے ویزہ حاصل کرنے کے لئے ’’مارسلیز‘‘شہر میں گئے اور تبلیغی سرگرمیاں بھی سرانجام دینے کے بعد 5 اگست 1919ء کو پیرس پہنچے جہاں سے آپ ’’بولون‘‘ تشریف لے گئے۔اور فرانس کی سرزمین میں اسلام کا پودا لگنے کی دعائیں کرتے ہوئے گزرے۔اور اسی روز بخیرو عافیت احمدیہ مشن ہاؤس لنڈن میں پہنچ گئے۔الحمد للہ علیٰ ذالک

(مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

آپ لنڈن میں مختلف ذرائع سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تعلیمات پرعمل کرتے ہوئے لوگوں کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے میں مصروف رہے۔لنڈن میں آپ کا ذریعہ تبلیغ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق تھا۔لنڈن سے آپ کی مرسلہ جملہ رپورٹوں سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔

تقسیم لٹریچر

تقسیم لٹریچر ذرائع تبلیغ میں سے ایک اہم ذریعہ ہے جو حضرت نیّر صاحب بخوبی کام میں لائے۔ذیل میں چند ایک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بڑی کثرت سے لٹریچر تقسیم فرمایااور واذا الصحف نشرت کی عملی تصویر بن گئے۔نشر لٹریچر کے سلسلہ میں کبھی تو آپ بس کی چھت پر نظر آتے اور کبھی بازاروں، پارکوں، بڑی بڑی شاہراہوں اور گلی کوچوں میں لٹریچر ہاتھ میں لئے نظر آتے ہیں۔

تقسیم لٹریچر کا ایک دلچسپ واقعہ آپ یوں بیان فرماتے ہیں:

’’مولوی عزیز الدین صاب (سکنہ گوجرانوالہ) جو اپنے اخلاص ،محبت اور جوش تبلیغ کے لئے قابل رشک ہیں میرے ساتھ سوار تھے۔لٹریچر کا تھیلہ میرے ساتھ گاڑی کی چھت پر ’’Call To Truth‘‘ کے چند پرچے تقسیم کئے اور ایک نوجوان مسیحی متلاشیٔ حق جھٹ پاس آبیٹھااور سوال کیا ’’Who is Ahmadi?‘‘ اب تبلیغ کا موقع ملا۔اور پیغام حق خدا کے فضل سے پہنچا دیا گیا،اسی چھت پر بس کا کنڈیکٹر آیااور ٹکٹ فروخت کیااور ٹکٹ کے دام دے کر اس کو ایک رسالہ Thank You (تھینک یو) کہہ کر دے دیا اور یہ جملہ بھی ساتھ بول دیا: ’’آپ نے پیسے لے کر ٹکٹ دیا میں مفت ٹکٹ دیتا ہوں یہ لیجیے اور میرا تھینک یو بھی واپس آ گیا اور کام بھی ہو گیا۔‘‘

(الفضل 12اپریل 1920ء)

آپ لٹریچر کی تقسیم کے سلسلہ میں کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔کہیں کوئی بھی تقریب یا لوگوں کا ہجوم نظر آتا وہاں تقسیم کرنا شروع کر دیتے تھے۔اسی طرح ایک دفعہ شاہ ایران کی آمد پر وکٹوریہ اسٹیشن کے دروازہ پر انگریز مرد اور عورتوں کی کثیر تعداد جمع تھی۔اس موقع سے فائدہ اٹھا کر حضرت مفتی صاحب اور آپ نے کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔جسے مرد وعورتوں نے بڑے شوق سے لیا۔

تقسیم لٹریچر میں مشکلات

لٹریچر کی تقسیم میں آپ کو بعض اوقات مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھااور بعض لوگ لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بڑھیاعورت کو آپ نے ’’Call to Truth‘‘(یعنی صداقت کی طرف دعوت) کا ایک نسخہ پیش کیا اس نے لینے سے انکار کر دیا اور بولی ’’میں کیتھولک ہوں اور میرا مذہب سچا ہے۔‘‘اس پر نیّر صاحب نے جواب دیا کہ ’’آپ کا مذہب کچااور بودا ہے جسے سچائی کے حملہ کا فکر ہے۔‘‘

اس قسم کے انکار کے باوجود آپ نے کبھی ہمت نہ ہاری ،نہ کبھی شکستہ و افسردہ دل ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنا کام کئے جاتے تھے۔

ایک اچھے سپاہی کی طرح آپ کبھی بھی اپنے ہتھیاروں کے بغیر نظر نہ آتے ۔بلکہ ہر وقت مسلح رہتے تھے۔ایک دفعہ آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ کے لئے روانگی کے وقت الوداع کہنے لیورپول گئے ۔واپسی پر آپ کی نظر ایک جلسہ پر پڑی ۔آپ وہاں تشریف لے گئے اور لٹریچر تقسیم کرنے لگے اور قریباً 15منٹ تک اسلام کی تعلیم بتاتے رہے۔

(ماخوذ از مقالہ سیرت حضرت عبد الرحیم نیر صاحبؓ)

ملاقاتیں

مجاہد انگلستان بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لانے کے لئے جو ذرائع استعمال کرتے تھے ان میں سے ایک ’’احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ‘‘ تھا۔ہفتہ میں کئی ایک احباب ملاقات کے لئے مشن ہاؤس تشریف لاتے اور اسلام کی باتیں سنتے اور جب کبھی فراغت ہوتی تو دوستوں سے ملاقات کی غرض سے خود تشریف لے جاتے اور لوگوں کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرتے ۔یہ ملاقاتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کے بیان کی گنجائش نہیں۔صرف ایک رپورٹ بطور نمونہ درج کی جاتی ہے۔اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ ’’ملاقاتوں‘‘ کے اس سلسلہ کے ذریعہ ہر ہفتہ کتنے نفوس احمدیت سے متعارف ہوتے رہے۔

حضرت نیّر صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’اتوار کے روز چند عرب اور صومالی مسلمان ملاقات کے لئے آئے اور آدھ گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ کے متعلق اس عاجز سے سنتے رہے۔وفات مسیح بعثت مسیح موعود کے مسائل کو توجہ سے سن کر ان لوگوں نے حق کو قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔انکی دستی تحریریں حضرت اقدس کی خدمت میں بھجوا دیں ہیں۔ان لوگوں نے ایک پاؤنڈ 2شلنگ 6پنس سلسلہ کے اخراجات کے لئے چندہ دیا۔فجزاھم اللہ اور آئندہ چندہ بھیجتے رہنے کا اقرار کیا۔ان نواحمدی احباب کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

1۔یوسف عاد 2۔ عبداللہ ابراہیم 3۔علی آدم 4۔فارح عبد اللہ
5۔اے محمد 6۔محمد فارح 7۔محمد علی

ان کے علاوہ جن احمدی نومسلم خواتین کے خطوط ملے یا ملاقات ہوئی ان کے نام حسب ذیل ہیں:

1۔سلمہ 2۔فاطمہ 3۔جمیلہ کلیرا کارڈن 4۔ لیلن مریم

نیز اس ہفتہ میں چند غیر احمدی نومسلم انگریز خواتین اور بعض ہندوستانی تعلیم یافتہ اصحاب ملاقات کے لئے مکان پر آئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خصوصیات ،احمدی وغیر احمدی میں فرق وغیرہ مسائل پر گفتگو رہی۔‘‘ (ملخص از رپورٹ الفضل 18نومبر 1919ء)

تقاریر

قیام لنڈن کے دوران تبلیغ کا ایک اہم ذریعہ تقاریر تھیں۔ہفتہ میں آپ کی چار تقاریر ہوتیں۔اس کے علاوہ کبھی آپ ’’کھلی ہوا‘‘ کی تقاریر فرماتے نظر آتے تو کبھی احمدیہ لیکچر ہال میں لوگوں کو احمدیت کی تعلیم سے روشناس کروا رہے ہوتے۔لوگ آپ کی تقاریر سے بہت متاثر ہوتے۔ بسا اوقات بارش میں بھی چھتریاں لے کر تقاریر سنتے رہتے ۔تقاریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ہوتا جن کے تسلی بخش اور مسکت جواب دیتے۔لنڈن کے ماحول میں بھی بعض لوگ آپ کی تقاریر کے دوران شوروغل کرتے چونکہ سامعین آپکی تقاریر سے بہت لطف اندوز ہوتے اس لئے اکثر شوروغل کرنے والوں کو سامعین خاموش کروا دیتے۔

لنڈن کی بڑی تفریح گاہوں میں سے ایک ہائیڈ پارک ہے۔جہاں لوگ دن بھر کی تھکن دور کرنے کے لئے سیر کرنے کو آتے ہیں۔تفریح کے اس ماحول میں نیّر صاحب پارک میں تشریف لے جاتے اور کسی اونچی جگہ پر یا کسی منبر کو سٹیج بنا کر کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرتے،یہی آپ کا معمول تھا۔

ایک تقریر کی کیفیت

ایک تقریر کے متعلق آپ بیان فرماتے ہیں:

’’گزشتہ اتوار کو صبح کی کھلی ہوا میں لیکچر دیئے جانے کے بعد جب کہ دو گھنٹہ تک حضرت نبی کریمؐ کے متعلق بائبل کی پیش گوئیوں پر گفتگو رہی اور حاضرین نے نہایت خوشی سے سنی ،میرے پلیٹ فارم کے دائیں طرف ایک مسیحی مقرر نے بائبل ہاتھ میں لے کر اسلام کے خلاف تقریر کرنی شروع کر دی اور رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ میں پندرہ منٹ سن کر پھر پلیٹ فارم پر چڑھ گیا اور اللہ کے فضل سے متعصب مسیحی واعظ کر اس طرح آڑے ہاتھوں لیا کہ حاضرین خوش اور غریب معترض اور اس کے ہمراہی دریائے رنج میں غرق ہو کر کھسیانے ہو گئے۔ میں ایک طرف سے

دشمن کا قافیہ تنگ کر چکا تھا کہ پلیٹ فارم کی دوسری طرف سے ایک اور مقرر نے تقریر شروع کر دی اور گالیاں دینی شروع کیں۔ چونکہ یسوع لوگ یہودیوں سے بھاگتے ہیں اس لئے میں نے ایک یہودی کو پرستارِ مسیح کے مقابلہ پر بھیج دیا اور یہودیوں کے اعتراضات سے مسیحی لوگ اس قدر گھبراتے ہیں کہ ان کو جان چھڑوانی مشکل ہو جاتی ہے۔ غرض اس طرح آئے دن کفر سے مقابلہ اور باطل سے پیکار رہتی ہے۔'' (الفضل 30 نومبر 1923ء)

آپ کی ان ''کھلی ہوا'' کی تقاریر کا ذکر کبھی کبھار اخبارات میں بھی ہوتا رہتا تھا۔

مختلف سوسائیٹیوں میں لیکچرز

حضرت نیرّ صاحب نے خداداد علم و فراست سے لندن کے معاشرتی ماحول کا جائزہ لیکر فوری طور پر وہاں کی مختلف سوسائیٹیوں کی ممبرشپ حاصل کر لی۔ چنانچہ ان کی طرف سے بسا اوقات آپ کو تقریر کرنے کی دعوت ملتی رہتی اور بعض سوسائیٹیوں کے تو پروگرام ہی آپ کے مشورہ سے بنتے تھے۔ اس وقت آپ کی ان متعدد تقاریر میں سے صرف ایک تقریر کی کار وائی بطور نمونہ تحریر کی جاتی ہے:

''26مارچ 1920ء کو آپ نے لنڈن ویسٹ اینڈ ایسٹ سٹڈیو میں ''Mosques of India'' کے موضوع پر تقریر فرمائی جو بہت کامیاب ہوئی۔ ہال ممبران سوسائٹی سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ صدر مجلس نے آپ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں تعارف کروایا

"Maulvi A.R. Nayyar, is a missionary of Ahmadiyya Movement in Islam. He is mystic. He has travelled over the length and breadth of India. He is an accomplished speaker."

اس تعارف کے بعد آپ نے اپنی تقریر بعنوان ''ہندوستان کی مساجد'' شروع کی اور مسجد کی تعریف، مسجد میں کیا ہوتا ہے۔ مسجد کی غرض، اذان کے معانی اور نماز، عورتوں کے لیے مسجد میں جگہ وغیرہ امور تفصیلاً بتا کر ہندوستان کی چند بڑی مساجد کی تصاویر دکھائیں۔ اور ان کے متعلق چند چشم دید واقعات سنائے اور آخر میں قادیان کی مسجد اور مینار کا ذکر کر کے اور علم رؤیا میں مسجد سے مراد جماعت بتا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا اور حاضرین کو جلال سے آنے والے شہزادے کی اذان کی طرف متوجہ کر کے خدا کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے کی دعوت دی۔ تقریر کے بعد بعض سوالات ہوئے اور اسلام کی زبردستی دوسروں کے معابد پر قبضہ کرنے کے اعتراض کو دور کیا گیا۔'' (الفضل 3 مئی 1920ء)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال فرماتے ہیں:

''لیکچروں کا سلسلہ شروع ہے۔ ہفتہ گذشتہ میں ایک لیڈی جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کے ہاتھ پر داخل دین حقہ ہوئی۔ مسیحی نام ایبی مے تھا۔ اسلامی نام عائشہ رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ایک معزز خاتون بھی جلد احمدیت میں داخل ہونے والی ہیں۔'' (الفضل 27 ستمبر 1919ء صفحہ 2)

مزید فرمایا کہ

''گزشتہ اتوار مسٹر نیر (عبدالرحیم صاحب نیر) کا لیکچر ''آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ'' پر ہوا۔ لیکچر بہت کامیاب ہوا۔'' (الفضل 27 ستمبر 1919ء صفحہ 2)

حضرت عبدالرحیم نیر صاحب ایک نومسلم کی نظر میں

مولانا عبدالرحیم نیر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

''اخویم بشیر الیگزینڈر سہول سولر نومسلم دوست نے ہسپانوی زبان میں جو حضور کے نام خط لکھا اور اس کا ترجمہ انگریزی انھوں نے خود مجھے کروادیا ہے اس کی اردو حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور اقدس امام جماعت احمدیہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

لنڈن میں برادران نیر و سیال سے ملاقات ہوئی انھوں نے سلسلہ احمدیہ کے اغراض و مقاصد اور اصولوں کو میرے سامنے بیان کیا اور مجھے بتایا کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو جنوبی امریکہ میں بھی پھیلانا چاہتے ہیں۔ میں نے حضرت اقدس نبی احمدؑ کی نسبت جو کچھ سنا اور جو کچھ پڑھا ہے اسکے ساتھ مجھے کلی طور پر اتفاق ہے اور میں اس امر کا خیال کر کے خوش ہوتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وقت لائے گا جب میں ان لوگوں میں شامل ہو کر جو خدا کی رضا کے لیے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں سلسلہ کی کوئی خدمت کر سکوں۔

مذکورہ بالا نیر و سیال کے ساتھ رابطہ محبت و اخوۃ میں وابستہ ہو کر میں اب اپنے تئیں جماعت احمدیہ کا ممبر تصور کرتا ہوں اور حضور اقدس کے سامنے کمال ادب کے ساتھ سر اطاعت خم کرتا ہوں اور حضور کے پاک وجود کی حفاظت کے لیے دعا کرتا ہوں۔

میں ہوں حضور کا خادم

بشیر الیگزینڈر سہول سولر

اگر سہول سیال اور سولر کا ترجمہ جیسا کہ اخویم بشیر نے بتایا نیر کرلیا جائے تو گویا اس نئے بھائی کے نام میں ہی سیال و نیر موجود ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک (الفضل 5 جنوری 1920ء صفحہ 4)

مغربی افریقہ میں نیر احمدیت

5 اگست 1919ء سے 8 فروری 1921ء تک انگلستان میں سفید پرندے پکڑنے کے بعد آپؓ حضورؓ کے ارشاد پر 9 فروری 1921ء کو مغربی افریقہ تبلیغ اسلام کے لیے تشریف لے گئے۔

انگلستان سے فری ٹاؤن (سیرالیون)

لیور پول انگلستان سے فری ٹاؤن (سیرالیون) تک کے سفر کا تبلیغی حال آپ کی اپنی زبانی درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

''جہاز ایبی پر خدا کے فضل سے کام کا کافی موقع ملا۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مسافروں سے خوب تبادلہ خیالات ہوا۔ بہت سے لوگ دین حق کا سن کر اسلام کے ساتھ محبت و انس کے جذبات لے کر گئے۔ 30 یورپین جن میں ایک سوئٹزر لینڈ باشندہ اور باقی انگریز تھے۔ حلقہ احباب میں شامل رہے۔۔۔ تین انگریز اس قدر متاثر ہوئے کہ انھوں نے اسلامی نام رکھوائے۔ پانچ افریقی بائیبل کی پیشگوئیاں سن کر روح حق، مثیل موسیٰ اور سچے مسیح محمدی پر ایمان لائے۔ انکی درخواستہائے بیعت حضورؓ کی خدمت میں بھجوا دیں ہیں۔'' (الفضل 18 اپریل 1921ء)

سیرالیون میں تبلیغ

حضرت نیر صاحب 19 فروری کو سیرالیون تشریف فرما ہوئے۔ اور 20 فروری کو گولڈ کوسٹ (غانا) کے لیے روانہ ہوئے۔ اس دو دن کے مختصر قیام سے حضرت مولانا صاحب نے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اور مسلسل مصروف رہ کر احمدیت کی بھرپور تبلیغ کی۔

گولڈ کوسٹ

آپ 21 فروری کو روانہ ہو کے 28 فروری کو گولڈ کوسٹ کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پہنچے۔ مسلمان رؤساء ملاقات کے لیے آئے اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دورہ میں ایک رئیس اور ان کے علاوہ 80 مرد و زن اسلام لائے۔ (الفضل 14 نومبر 1921ء)

دورہ کماسی اور اکرا

آپ نے کماسی جو اشانٹی کا پایہ تخت ہے میں دورہ کیا۔ اور رؤساء کو تبلیغ کی۔ اس کے بعد اکرا جو کہ گولڈ کوسٹ کا دارالحکومت ہے، میں خوب تقریریں کی اور آیت وفات عیسیٰ کی تفسیر بیان کی۔

(الفضل 9 جون 1921ء)

احمدیہ مشن نائیجیریا کا قیام

فینٹی قوم کی قبول احمدیت کے بعد نیر صاحب نے نائیجیریا کا رخ کیا۔ اور صدر مقام لیگوس میں 8 اپریل 1921ء میں وارد ہوئے۔ یہاں آپ نے پبلک لیکچر بھی دیئے اور آپ نے دو ماہ میں دس ہزار مسلمانوں کا تحفہ یہاں سے حضرت خلیفۃ المسیحؓ کو بھیجا۔ (الفضل 12/9 جون 1921ء)

اس کے علاوہ آپ نے ابی اوکوٹا اور کانو میں تبلیغ کی۔ اور ابی اوکوٹا کا شاہ آپ سے متاثر ہوا اور امیر کانو سے ملاقات کی اور انھیں پانی پت کے چاول پیش کئے جن پر سورۃ اخلاص اور الیس اللہ بکافٍ عبدہ لکھا تھا۔ کانو میں چھ اشخاص مسلمان ہوئے۔

(الفضل یکم جنوری 1923ء)

انگلستان واپسی

آپ 2 دسمبر 1922ء کو لیگوس سے چلے اور چھ جنوری 1923ء کو واپس انگلستان آگئے۔ (الفضل 19 فروری 1923ء)

قادیان واپسی

براعظم یورپ و افریقہ میں احمدیت کے جھنڈے گاڑ کر حضرت مولانا عبد الرحیم نیرؓ صاحب 24 نومبر 1924ء کو لنڈن سے واپس قادیان آگئے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: بشارت احمد شاہد مبلغ سلسلہ و صدر جماعت لٹویا

جماعت احمدیہ لٹویا کا پہلا اجتماعی وقارِ عمل

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا کے مختلف ممالک میں خدمت انسانیّت کے کاموں میں مشغول ہے اور رات دن ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی توفیق پارہی ہے۔

ماہ جولائی میں خاکسار مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لٹویا کے ساتھ ایک مقامی ضرورت مند غیرمسلم فیملی کو راشن وغیرہ دینے اُن کے گھر گیا تو اُن سے دریافت کیا گیا کہ ہم آپ کی مزید کیا خدمت کر سکتے ہیں؟ اس پر اُنہوں نے بتایا کہ یہاں کئی لوگ ہماری مدد کرنے آتے ہیں مگر ہمارا ایک کام ہے جس کو کرنے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ ہم نے اُن سے کام کی نوعیّت کا پوچھی تو اُنہوں نے بتایا کہ ہمارے بچّوں کا ایک کمرہ ہے جس کو اندر سے رنگ کرنا ہے۔ ہم نے جوابًا کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے خدّام آپ کی یہ ضرورت بھی پوری کر دیں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عید الاضحیٰ کے اگلے روز یکم اگست کو اہل خانہ سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پہلے ہم ایک مقامی مارکیٹ گئے اور وہاں سے رنگ، رنگ وروغن کا سامان، برش اور دستانے وغیرہ خرید کر وقارعمل کے لئے اُن کے گھر پہنچ گئے۔ یہ جماعت احمدیہ لٹویا کی جماعتی تاریخ کا پہلا اجتماعی وقارعمل تھا۔ اس کارِخیر میں حصّہ لینے والے تمام دوست وقت مقررہ پر پہنچ گئے اور مقامی وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے اجتماعی دعا کے بعد اس کام کا آغاز کیا گیا اور شام چار بجے یہ کام اپنے انجام کو پہنچا۔ تین گھنٹے اس کام پر صرف ہوئے۔ خاکسار کے ساتھ مکرم فضل عمر شاہد صاحب نیشنل سیکرٹری مال، مکرم محمد وقاص اصغر صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت، مکرم محمد طلحہ احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا، مکرم محسن سلطان خان صاحب طالب علم کمپیوٹر سائنس Riga ٹیکنکل یونیورسٹی لٹویا اور عزیزم خاقان احمد صائم صاحب طالب علم ہائی سکول Vilnius لتھوانیا نے وقار عمل میں حصّہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ آمین

جب ہم وقارعمل کر رہے تھے تو گھر والے بار بار آ کر دیکھ رہے تھے۔ اس فیملی کی سربراہ محترمہ آیا وائتوا (Aija Voitova)

صاحبہ بڑی حیرت سے ہمارا کام دیکھ رہی تھیں اور اُنہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ’’آپ کو یہ کام کرتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے اور بڑا عجیب سا بھی محسوس ہو رہا ہے کہ بظاہر ہمارا آپ لوگوں سے کوئی رشتہ اور تعارف بھی نہیں تھا مگر آپ کہاں پاکستان سے آ کر ایک لٹوین کے گھر میں اُن کی مدد کر رہے ہیں‘‘۔ خاکسار نے اُنہیں بتایا کہ ان وقارعمل کرنے والے دوستوں میں ایک سکول کے طالب علم کے علاوہ باقی تمام دوست یونیورسٹی میں BS اور MS کے طالب علم ہیں اور خدمت خلق اور خدمت انسانیّت کا یہ کام بڑی خوشی اور بڑے جذبے سے محض للہ سرانجام دے رہے ہیں۔

وقارعمل کے اختتام پر اہل خانہ نے بڑی محبّت سے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ وقارعمل کے بعد تمام دوست مشن ہاؤس آئے وہاں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور اُس کے بعد تمام دوستوں کو کھانا پیش کیا گیا اور ہمارا یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ لٹویا کو بڑی ترقیات سے نوازے اور ہمیں خدمت انسانیت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

☆...☆...☆

قارئین کرام سے ضروری درخواست برائے اطلاعات و اعلانات

قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں کہ روزنامہ الفضل کا آغاز سے ہی یہ حسن اورخوبی رہی ہے کہ شادی، نکاح، پیدائش، کامیابی، صحت یابی یا وفات کی اطلاعات و اعلانات بغرض دعا شائع کر کے دنیا بھر کے احمدی حضرات کو ایک دوسرے سے باخبر رکھتا ہے۔

اب جبکہ آن لائن ہونے سے اس سے استفادہ کا دائرہ وسعت اختیار کر کے دنیا بھر میں پھیل چکا ہے اور یوں دعا کا فیض بھی تمام دنیا میں بسنے والے احمدی حضرات سے ملنا شروع ہوگیا ہے۔ اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ شادی بیاہ، نکاح، پیدائش، کامیابی کے علاوہ بیمار عزیزوں کی صحت یابی یا وفات کے اعلانات بھجوائیں۔ اگر نکاح، نمایاں کامیابی یاوفات کی اطلاع کے ساتھ مرد حضرات کی تصویر بھی بھجوائیں تو ادارہ ممنون ہوگا نیز پیدائش پر New born baby اور تکمیل قرآن پر بچوں کی فوٹوز بھی اعلانات کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔ اپنی آراء سے بھی ادارہ کو آگاہ کریں تا ان کی روشنی میں اخبار کو آپ کے لئے بہتر بنایا جاسکے۔ (تمام اعلانات ورڈ فارمیٹ اور ٹائپ شدہ ہوں)۔

info@alfazlonline.org

روزنامہ الفضل اور تمام اراکین عملہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

07 نومبر 2020ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:09	17:41
مدینہ منورہ	05:12	17:38
قادیان	05:27	17:34
ربوہ	05:06	17:14
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:37	16:26